روزنامہ
CPL 61
الفضل
PH: 0092 4524 213029
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

منگل 16- جنوری 2001ء 20 شوال 1421 ہجری- 16- صلح 1380 ہش جلد 51-86 نمبر 14

بددعا کی اجازت

حضرت عائشہؓ روایت کرتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:-

جس نے اپنے پر ظلم کرنے والے کے خلاف بددعا کی اس نے اپنا بدلہ لے لیا-

(سنن ترمذی- کتاب الدعوات- باب دعاء النبی حدیث 3475)

مظلوم کی بددعا سے بچو کیونکہ اس کے اور اللہ کے درمیان کوئی حجاب نہیں-

کسی کا قصور معاف کرنا بھی اللہ کے نزدیک صدقہ ہوتا ہے

میری صحت کے لئے دعائیں جاری رکھیں- اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے مکمل شفا عطا فرمائے-

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کے خطبہ جمعہ فرمودہ 12 جنوری 2001ء بمقام بیت الفضل لندن کا خلاصہ

(خطبہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

لندن: 12 جنوری 2001ء- سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج یہاں بیت الفضل میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا- حضور انور کا یہ خطبہ جمعہ ایم ٹی اے نے بیت الفضل سے لائیو ٹیلی کاسٹ کیا اور کئی دیگر زبانوں میں اس کا رواں ترجمہ بھی پیش کیا گیا-

حضور انور ایدہ اللہ نے سورۃ النساء کی آیات نمبر 149-150 تلاوت فرمائیں اور ان کا ترجمہ بیان کرنے کے بعد فرمایا اسی تعلق میں پہلی حدیث حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے- رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے ظلم کرنے والے کے خلاف بددعا کی اس نے گویا اپنا بدلہ لے لیا- اس حدیث کے سلسلہ میں حضور انور نے پاکستان کی جماعت پر ہونے والے مظالم کا ذکر فرمایا-

فرمایا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے- فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے جب حضرت معاذ بن جبلؓ کو یمن کا والی بنا کر روانہ فرمایا تو کہا کہ مظلوم کی بددعا سے بچ کیونکہ اس کے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان کوئی حجاب نہیں- پھر ایک اور حدیث حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ صدقے سے مال میں کمی نہیں ہوتی جو شخص دوسرے کے قصور معاف کر دیتا ہے اللہ تعالیٰ اسے اور عزت دیتا ہے اس حدیث کی تشریح میں حضور انور نے فرمایا صدقے کے تعلق میں قصور معاف کر دینے کا کیا مطلب ہے- اصل میں قصور معاف کر دینا بھی اللہ تعالیٰ کے نزدیک صدقہ ہی ہوتا ہے-

احادیث بیان کرنے کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود کے بعض ارشادات پڑھ کر سنائے- حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں: مومنوں کو دو ہی قسم کی زندگی بسر کرنے کا حکم ہے- سرًّا وعلانیۃً...... بعض نیکیاں ایسی ہیں کہ وہ اعلانیہ کی جاویں تا اس کی وجہ سے دوسروں کو بھی تحریک ہو با جماعت نماز اعلانیہ ہی ہے اور اس سے غرض یہی ہے تا دوسروں کو بھی تحریک ہو اور وہ بھی پڑھیں- اور سرًّا اس لئے کہ یہ مخلصین کی نشانی ہے جیسے تہجد کی نماز-

حضور انور نے فرمایا یہاں تک بھی سرًّا نیکی کرنے والے ہوتے ہیں کہ ایک ہاتھ سے خیرات کریں اور دوسرے کو علم نہ ہو- حضور نے فرمایا اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ مخفی نیکی کریں- حضور نے مزید فرمایا یہ حالت اس وقت پیدا ہوتی ہے جب انسان کامل طور پر اللہ تعالیٰ کے حضور اور اس کی صفات پر ایمان لاتا ہے- اور اس کے ساتھ ایک ذاتی تعلق پیدا ہوتا ہے- دنیا اور اس کی چیزیں اس کے ذہن سے فنا ہو جاتی ہیں- اس مقام پر جب انسان پہنچتا ہے تو وہ فنا کو زیادہ پسند کرتا ہے-

حضور انور نے حضرت مسیح موعود کا اقتباس پیش کرتے ہوئے فرمایا- اگر تم دشمن سے بدلہ نہ لو اور اسے خدا کے حوالے کر دو تو وہ خود ہی پھنسے گا- دیکھو ایک بچے کے دشمن کا مقابلہ ماں باپ کیا کرتے ہیں اسی طرح جو خدا تعالیٰ کے دروازے پر جھک جاتا ہے خدا خود اس کی رعایت کرتا ہے اور اسے ضرر دینے والے کو تباہ کر دیتا ہے- حضور انور نے جنگ مقدس سے حوالہ پیش کرنے کے بعد فرمایا عموماً بدی کا بدلہ لیتے وقت لوگ کچھ زیادتی ضرور کر جاتے ہیں- غصے میں آ کر جتنا کسی نے مارا اس سے زیادہ مار دیتے ہیں اور یہ عام طبعی بات ہے- قرآن کریم نے اتنی احتیاط سکھائی ہے کہ جب تم بدی کا بدلہ لو تو اس سے بڑھ کر نہیں لینا ورنہ تم بھی ظالم بن جاؤ گے- مگر جو شخص عفو کرے اور عفو سے اصلاح مقصود ہو نہ کہ فساد تو یہ سب سے بہتر ہے- فرمایا یہ ایسی تعلیم ہے جو دنیا کے کسی بھی مذہب میں نظر نہیں آتی- صرف قرآن کریم نے مومنوں کو یہ نعمت عطا فرمائی ہے- اجر اس کا اللہ پر ہے یعنی جو تم عفو کرو گے اور نیکی کا سلوک کرو گے تو اس کا بدلہ اللہ پر ہو گا لیکن قرآن میں یہ بھی وضاحت موجود ہے کہ عفو اس وقت کرو جب اس سے اصلاح ہوتی ہو لیکن اگر عفو کے نتیجہ میں اصلاح نہ ہو اور بغاوت بڑھے تو یہ نیکی نہیں ہے-

آخر پر حضور انور نے اپنی صحت کا حال بیان فرمایا اور فرمایا کہ دعائیں جاری رکھیں کیونکہ علاج ابھی لمبا ہے- اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے مکمل شفا عطا فرمائے پھر میں ہر نماز میں آپ کے سامنے آیا کروں گا- (انشاء اللہ)

داخلہ مدرسۃ الحفظ 2001ء

مدرسۃ الحفظ میں داخلہ برائے سال 2001ء کے لئے درخواست ارسال کرنے کی آخری تاریخ 10- اپریل 2001ء ہے- درخواست والدین سادہ کاغذ پر ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ ربوہ کے نام مندرجہ ذیل کوائف کے ساتھ ارسال فرمادیں-

1- نام- ولدیت- تاریخ پیدائش- ایڈریس مع ٹیلی فون نمبر-

2- برتھ سرٹیفکیٹ کی فوٹو کاپی-

3- پرائمری پاس سرٹیفکیٹ کی فوٹو کاپی- (انٹرویو کے موقع پر اصل سرٹیفکیٹ ہمراہ لانا لازمی ہے)

4- درخواست پر صدر/ امیر جماعت کی تصدیق لازمی ہے-

اہلیت

امیدوار کے لئے ضروری ہے کہ داخلہ کے وقت

1- اس کی عمر گیارہ سال سے زائد نہ ہو- نو سے گیارہ سال کے بچوں کو ترجیح دی جائے گی-

2- امیدوار پرائمری پاس ہو-

3- امیدوار نے قرآن کریم ناظرہ صحت کے ساتھ مکمل پڑھا ہو-

انٹرویو

مدرسۃ الحفظ میں داخلہ کے لئے انٹرویو مندرجہ ذیل شیڈول کے مطابق ہو گا-

1- صوبہ بلوچستان- صوبہ سرحد- صوبہ سندھ اور آزاد کشمیر- مورخہ 15- اپریل 2001ء بروز اتوار صبح 8 بجے مدرسۃ الحفظ

2- صوبہ پنجاب مورخہ 16- اپریل 2001ء بروز پیر صبح 8 بجے مدرسۃ الحفظ

عارضی لسٹ اور آغاز تدریس

کامیاب امیدواران کی عارضی لسٹ مورخہ 18- اپریل 2001ء بروز بدھ شام 4 بجے

باقی صفحہ 8 پر

خطبہ جمعہ

دعا کرنے والوں کو خدا معجزہ دکھائے گا اور مانگنے والوں کو ایک خارق عادت نعمت دی جائے گی۔

حضرت اقدس مسیح موعود کی قبولیت دعا کے غیر معمولی عظمت رکھنے والے اعجازی واقعات کا روح پرور تذکرہ

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ بتاریخ 22۔ستمبر 2000ء 22۔تبوک 1379 ہجری شمسی بمقام بیت الفضل لندن برطانیہ

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سورہ مومن کی آیت نمبر 66 کی تلاوت کے بعد فرمایا:

وہی زندہ ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ پس اسی کے لئے دین کو خالص کرتے ہوئے اسے پکارو۔ کامل تعریف اللہ ہی کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا رب ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعود (-) کی قبولیت دعا کے جو واقعات پیش کئے جا رہے ہیں اس خطبہ میں اسی مضمون کو آگے بڑھایا جا رہا ہے۔

حضرت مسیح موعود (-) فرماتے ہیں:

"اس جگہ ایک تازہ قبولیت دعا کا نمونہ جو اس سے پہلے کسی کتاب میں نہیں لکھا گیا ناظرین کے فائدے کے لئے لکھتا ہوں۔ وہ یہ ہے کہ **نواب محمد علی خان صاحب رئیس مالیر کوٹلہ مع اپنے بھائیوں کے سخت مشکلات میں پھنس گئے تھے۔** منجملہ ان کے یہ کہ وہ ولی عہد کے ماتحت رعایا کی طرح قرار دیئے گئے تھے اور انہوں نے بہت کچھ کوشش کی مگر ناکام رہے اور صرف آخری کوشش یہ باقی رہی تھی کہ وہ نواب گورنر جنرل بہادر بالقابہ سے اپنی دادرسی چاہیں اور اس میں بھی کچھ امید نہ تھی کیونکہ ان کے برخلاف قطعی طور پر حکام ماتحت نے فیصلہ کر دیا تھا۔ اس طوفان غم وہم میں جیسا کہ انسان کی فطرت میں داخل ہے انہوں نے صرف مجھ سے دعا کی ہی درخواست نہ کی بلکہ یہ بھی وعدہ کیا کہ اگر خدا تعالیٰ ان پر رحم کرے اور اس عذاب سے نجات دے تو وہ تین ہزار روپیہ بعد کامیابی کے بلاتوقف لنگر خانہ کی مدد کے لئے ادا کریں گے۔ **چنانچہ بہت سی دعاؤں کے بعد مجھے یہ الہام ہوا کہ "اے سیف اپنا رخ اس طرف پھیر لے"**۔ تب میں نے نواب محمد علی خان صاحب کو اس وحی الٰہی سے اطلاع دی۔ بعد اس کے خدا تعالیٰ نے ان پر رحم کیا اور صاحب بہادر وائسرائے کی عدالت سے ان کے مطلب اور مقصود اور مراد کے موافق حکم نافذ ہو گیا۔ تب انہوں نے بلاتوقف تین ہزار روپیہ کے نوٹ جو نذر مقرر ہو چکی تھی مجھے دے دیئے اور یہ ایک بڑا نشان تھا جو ظہور میں آیا"

(چشمہ معرفت روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 338، 339)

ایک اور موقعہ پر حضرت مسیح موعود (-) نے یہ بیان فرمایا کہ:

"دیکھو پچھلے دنوں میں مبارک احمد کو خسرہ نکلا تھا۔ اس کو اس قدر کھجلی ہوتی تھی کہ وہ پلنگ پر کھڑا ہو جاتا تھا اور بدن کی بوٹیاں توڑتا تھا۔ **جب کسی بات سے فائدہ نہ ہوا تو میں نے سوچا کہ اب دعا کرنی چاہئے۔** میں نے دعا کی اور دعا سے فارغ ہوا تھا کہ میں نے دیکھا کہ کچھ چھوٹے چھوٹے چوہوں جیسے جانور مبارک احمد کو کاٹ رہے ہیں۔ ایک شخص نے کہا کہ ان کو چادر میں باندھ کر باہر پھینک دو۔ چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔ جب میں نے بیداری میں دیکھا تو مبارک احمد کو بالکل آرام ہو گیا تھا"۔

(ملفوظات جلد 5 ص 181 جدید ایڈیشن)

پھر حضرت مسیح موعود (-) کا قبولیت دعا کا ایک اور واقعہ سیرت طیبہ از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب سے لیا گیا ہے۔ "میر محمد اسحاق صاحب کے بچپن کا واقعہ ہے۔ کہ ایک دفعہ وہ سخت بیمار ہو گئے اور حالت بہت تشویشناک ہو گئی اور ڈاکٹروں نے مایوسی کا اظہار کیا۔ حضرت مسیح موعود (-) نے ان کے متعلق دعا فرمائی تو عین دعا کرتے ہوئے خدا کی طرف سے الہام ہوا

(بدر 11 مئی و الحکم 17 مئی 1905ء) **یعنی تیری دعا قبول ہوئی اور خدائے رحیم و کریم اس بچے کے متعلق تجھے سلامتی کی بشارت دیتا ہے۔**

چنانچہ اس کے جلد بعد حضرت میر محمد اسحٰق صاحب (-) بالکل توقع کے خلاف صحتیاب ہو گئے اور خدا نے اپنے مسیح کے دم سے انہیں شفا عطا فرمائی"۔

(سیرت طیبہ از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ص 286، 287)

......ایک روایت میاں فیض علی صاحب نے بذریعہ تحریر مجھ سے بیان کیا کہ (بیت الذکر) کپورتھلہ حاجی ولی اللہ غیر احمدی لاولد نے بنائی تھی۔ اس کے دو برادر زادے تھے۔ انہوں نے حبیب الرحمان صاحب کو (بیت) کا متولی فرمایا اور رجسٹری کرا دی۔ متولی (بیت) احمدی ہو گیا۔ جب جماعت احمدیہ کو علیحدہ نماز پڑھنے کا حکم ہوا تو احمدیوں اور غیر احمدیوں میں اختلاف پیدا ہو گیا۔ غیر احمدیوں نے حکام بالا اور رؤسائے شہر کے ایماء سے (بیت الذکر) پر جبراً قبضہ کر لیا۔ حضرت مسیح موعود (-) نے ہم کو حکم دیا کہ اپنے حقوق کو چھوڑنا گناہ ہے۔ عدالت میں چارہ جوئی کرو۔ اس حکم کے ماتحت ہم نے عدالت میں دعویٰ دائر کر دیا۔ یہ مقدمہ سات برس تک چلتا رہا۔ ان ایام میں جماعت احمدیہ اپنے گھروں میں نماز پڑھ لیا کرتی تھی۔ خاکسار ہمیشہ حضور کی خدمت میں دعا کے لئے عرض کرتا رہتا تھا۔ ایک دفعہ حضور دہلی سے قادیان واپس آ رہے تھے کہ

پبلشر آغا سیف اللہ۔ پرنٹر قاضی منیر احمد۔ مطبع ضیاء الاسلام پریس۔ مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے

لدھیانہ میں حضور کا لیکچر ہوا۔ لیکچر سننے کے لئے خاکسار اور منشی عبدالرحمٰن صاحب مرحوم لدھیانہ گئے۔ لیکچر ختم ہونے پر خاکسار نے (بیت) کپورتھلہ کے واسطے دعا کی درخواست کی۔ **حضرت اقدس نے ارشاد فرمایا کہ "یہ سلسلہ خدا کی طرف سے ہے تو (بیت الذکر) تمہارے پاس واپس آجائے گی"۔**

اب یہ بھی خاص وقت کی نکلی ہوئی باتیں اولیاء اللہ اور انبیاء کی بعینہٖ کس طرح پوری شان سے پوری ہوتی ہیں۔ اس کی تفصیل سنئے

"یہ سلسلہ خدا کی طرف سے ہے تو (بیت الذکر) تمہارے پاس واپس آجائے گی"۔ اس وقت چہرہ مبارک پر ایک جلال رونما تھا۔ اس پیشگوئی کو سن کر بہت خوشی ہوئی جس کا اظہار اخباروں میں بھی ہوگیا۔ میں نے تحریر و تقریر میں ہر ایک مدعا علیہ سے اس پیشگوئی کا اظہار کر دیا اور میں نے تحدی کے ساتھ مدعا علیھم پر حجت تمام کر دی کہ اپنی ہر ممکن کوشش کر لو۔ اگرچہ حکام بھی غیر احمدی ہیں جن پر تم سب کو بھروسہ ہے مگر (بیت الذکر) ضرور ہمارے پاس واپس آئے گی۔ میرے اصرار پر ڈاکٹر شفاعت احمد کپورتھلہ نے وعدہ کیا کہ اگر (بیت الذکر) تمہارے پاس واپس چلی گئی تو میں مسیح موعود (-) پر ایمان لے آؤں گا۔ میں ایک مرتبہ ضرورتاً لاہور گیا اور جمعہ ادا کرنے احمدیہ (بیت الذکر) میں چلا گیا۔ خواجہ کمال الدین صاحب سے اس پیشگوئی کا ذکر آ گیا۔ انہوں نے کہا کہ منبر پر چڑھ کر سب کو سنا دوں۔ میں نے مفصل حال اور یہ پیشگوئی احباب کو سنا دی تا کہ پیشگوئی پورا ہونے پر جماعت کو تقویت ایمان کا باعث ہو۔ پہلی اور دوسری دو عدالتوں میں باوجود مدعا علیھم کی کوشش وسعی کے مقدمہ احمدیوں کے حق میں ہوا۔ ڈاکٹر صادق علی ان ہر دو حکام کا معالج خاص تھا۔ اور اس نے بڑی کوشش کی آخر اس کی اپیل آخری عدالت میں دائر ہوئی۔ یہ حاکم غیر احمدی تھا۔ مقدمہ پیش ہونے پر اس نے حکم دیا کہ یہ مسجد غیر احمدی کی بنائی ہوئی ہے اس لئے اس مسجد میں احمدیوں کا کوئی حق نہیں ہے۔ کیونکہ احمدی جماعت نے جدید نبی کے دعویٰ کو قبول کر لیا ہے۔ اس لئے وہ اپنی (بیت) علیحدہ بنائیں۔ پرسوں میں حکم لکھ کر فیصلہ سناؤں گا۔ ڈاکٹر شفاعت احمد نے مجھ سے کہا: کہو صاحب! مرزا صاحب کی پیشگوئی کہاں گئی۔ مسجد کا فیصلہ تو تم نے سن لیا۔ میں نے اس کو جواب دیا کہ شفاعت احمد ابھی دو تین روز درمیان میں ہیں اور ہمارے تمہارے درمیان احکم الحاکمین کی ہستی ہے۔ اس بات کا انتظار کرو کہ وہ کیا فیصلہ کرتا ہے۔ یاد رکھو زمین و آسمان ٹل جائیں گے مگر خدا کی جو باتیں مسیح موعود کی زبان سے نکل چکی ہیں وہ نہیں ٹلیں گی۔ میری اس تحدی سے وہ حیرت زدہ ہوگیا۔ رات کو حبیب الرحمان متولی (بیت الذکر) نے خواب میں دیکھا اور جماعت کو وہ خواب بھی سنایا کہ یہ حاکم ہماری (بیت الذکر) کا فیصلہ نہیں کرے گا۔ اس کا فیصلہ کرنے والا اور حاکم ہے۔ یہ خواب بھی مدعا علیھم کو سنا دی گئی۔ مدعا علیھم ہماری ان باتوں سے حیرت زدہ ہو جاتے تھے کیونکہ فیصلہ میں دو روز باقی تھے اور حاکم اپنا فیصلہ ظاہر کر چکا تھا۔ ایک احمدی کہتا ہے زمین و آسمان ٹل جائیں گے مگر مسیح موعود کی پیشگوئی پوری ہو کر رہے گی۔ دوسرا کہتا ہے یہ حاکم فیصلہ نہیں کرے گا' وہ اور ہے جو فیصلہ کرے گا۔ مقررہ دن آ گیا مگر حاکم فیصلہ نہ لکھ سکا۔ دوسری تاریخ ڈال دی اور ہر پیشی پر خدا ایسے اسباب پیدا کر دیتا رہا کہ وہ حاکم فیصلہ نہ لکھ سکا۔ اس سے مخالفوں میں مایوسی پیدا ہوگئی کہ کہیں پیشگوئی پوری نہ ہو جائے۔

اسی اثنا میں عبدالسمیع احمدی نے ایک رؤیا دیکھا جو اس وقت قادیان میں موجود ہے کہ میں بازار میں جا رہا ہوں۔ راستہ میں ایک شخص مجھے ملا اور اس نے کہا کہ تمہاری (بیت الذکر) کا فیصلہ کرنے والا حاکم فوت ہوگیا ہے۔ یہ خواب بھی مخالفوں کو سنا دی گئی۔ ایک ہفتہ کے بعد عبدالسمیع مذکور بازار میں جا رہا تھا کہ اسی موقع پر وہ شخص جس نے خواب میں کہا تھا کہ تمہاری (بیت الذکر) کا فیصلہ کرنے والا حاکم فوت ہوگیا ہے ان کو ملا اور اس نے حاکم کی موت کی خبر دی۔

حاکم کی موت کا واقعہ یوں ہوا کہ حاکم کھانا کھا کر کچہری جانے کے واسطے تیاری کر رہا تھا۔ سواری آ گئی تھی۔ خدمت گار کسی کام کے لئے باورچی خانے میں گیا ہی تھا کہ دفعتاً حرکت قلب بند ہوئی اور وہ حاکم وہیں فوت ہوگیا۔ اس کے ماتم پر لوگ عام گفتگو کرتے تھے کہ اب ہمارے پاس مسجد کے رہنے کی کوئی صورت نہیں ہے۔

اب دیکھیں **اس سے بھی عظیم الشان واقعہ یہ ہوا کہ اس کے بعد ایک آریہ حاکم فیصلہ کے لئے مقرر ہوا جو حضرت مسیح موعود (-) کا شدید دشمن تھا اور وہ بھی مخالفوں کی طرف ہی مائل تھا۔** آخر وکلاء کی بحث کے بعد یہ بات قرار پائی کہ کسی انگریزی علاقہ کے بیرسٹر سے فیصلہ کی رائے لی جائے۔ پچاس روپیہ فریقین سے فیس کے لئے گئے اور اس حاکم نے اپنے قریبی رشتہ دار آریہ بیرسٹر کے پاس مشورہ کے واسطے مسل بھیج دی۔ اس جگہ بھی غیر احمدیوں نے بیحد کوششیں کیں۔ اور یہ بات قابل غور ہے کہ مقدمہ میں کس طرح پیچ در پیچ پڑتے چلے جا رہے تھے۔ ہاں عدالت ابتدائی کے دوران میں ایک احمدی نے خواب دیکھا تھا کہ ایک مکان بنایا جا رہا ہے۔ اس کی چاروں طرف کی دیواریں غیر احمدیوں کے واسطے تعمیر کی گئی ہیں مگر چھت صرف احمدیوں کے واسطے ڈالی گئی ہے جس کے سایہ میں وہ رہیں گے۔ جس سے مراد یہ تھی کہ گو مسل کا فیصلہ غیر احمدیوں کے حق میں لکھا جا رہا ہے لیکن جب حکم سنانے کا موقع آئے گا تو (بیت الذکر) احمدیوں کو دے دی جائے گی اور یہی ہوا۔ جس طرح کوئی بالا طاقت قلم کو روک دیتی ہے اور بے اختیار حاکم کے قلم سے احمدیوں کے حق میں فیصلہ لکھا دیتی ہے اور ہر ایک عدالت میں یہی بات ہوئی۔

میں نے بھی خواب دیکھا کہ آسمان پر ہماری مسل پیش ہوئی اور ہمارے حق میں فیصلہ ہوا۔ میں نے اپنا یہ خواب وکیل کو بتا دیا۔ وہ مسل دیکھنے کے لئے عدالت گیا۔ اس نے آ کر کہا کہ تمہارا خواب بڑا عجیب ہے کہ فیصلہ ہو گیا ہے حالانکہ بیرسٹر کے پاس ابھی مسل بھیجی بھی نہیں گئی۔ میں نے اس سے کہا کہ ایک سب سے بڑا حاکم ہے اس کی عدالت سے فیصلہ ہو گیا ہے۔ یہ دنیا کی عدالتیں اس کے خلاف نہیں جا سکیں گی۔ آخر اس آریہ بیرسٹر نے احمدیوں کے حق میں فیصلہ کی رائے دی اور مسل واپس آ گئی اور حکم سنا دیا گیا۔ ہمارے وکیل نے کہا کہ ظاہری صورت میں ہم حیران تھے کہ کس طرح (بیت الذکر) تم کو مل سکتی ہے **مگر معلوم ہوتا ہے کہ تمہارے ساتھ خدا کی امداد ہے تبھی تمہیں (بیت الذکر) مل گئی۔** لیکن افسوس ہے کہ اس پیشگوئی کے پورا ہونے پر بھی شفاعت احمد ایمان نہ لایا"۔

(سیرت المہدی حصہ چہارم ص 384 تا 389)

صفت احیاءِ موتیٰ کی تجلی کے ضمن میں حضرت مرزا خدا بخش صاحب یہ واقعہ بیان کرتے ہیں کہ "قریب دو سال کا عرصہ ہوا کہ برخوردار عطاء الرحمٰن جو عاجز کا اس وقت اکلوتا بیٹا تھا ......ہمارے کسی گناہ کی شامت سے وہ اچانک ایک ایسی خطرناک بیماری میں مبتلا ہوگیا کہ اس کے بچنے کی کوئی امید نہیں رہی تھی ......۔ اس کے ہاتھ پاؤں کی نبض ساکت ہو چکی تھی جسم بے حس و حرکت اور سرد ہو چکا تھا اور صرف گلے میں ایک آخری سانس جو نزع کے وقت نرخرہ کی آواز کی سی ہوتی ہے باقی رہ گئی تھی، آنکھیں اندر گھس گئی تھیں اور سفید نکل آئی تھیں اور حلقے چشم کے سیاہ ہو گئے تھے۔ یہ حالت زار دیکھ کر اس کی والدہ پر رنج و غم سے غشی طاری ہو گئی تھی اور دانت دانت سے مل گئے تھے اور ہاتھ پاؤں اور جسم بھی سرد ہو گیا تھا۔ مستورات کو بچہ کی موت کا خیال تو جاتا رہا اب اس کی ماں کی موت کا فکر ہو گیا۔ حضرت اماں جان جن کو اس عاجز کی اہلیہ سے خاص انس و محبت ہے اس نظارہ کو برداشت نہ کر کے روتی ہوئی حضرت اقدس کی خدمت میں گئیں اور فرمایا کہ عطاء

الرحمٰن تو مر چکا ہے لیکن اس کی ماں اس سے بھی پہلے مرتی نظر آتی ہے' کوئی صورت کرنی چاہئے جس سے وہ بچ جائے- حضرت اقدس کو اس حادثہ جانکاہ سے سخت صدمہ پہنچا- اسی وقت دعا میں مصروف ہوئے- ابھی سجدہ میں تھے کہ بچہ نے آنکھ کھول دی- اس پر مستورات کا حوصلہ بڑھا اور جھٹ اس کی ماں کے پاؤں ملنے اور عرق گلاب چھڑکنا شروع کیا اور دانت کھولنے کی بڑی کوشش کی گئی- بڑی دیر کے بعد انہوں نے آنکھ کھولی- **غرض اس مصیبت کے بعد اللہ تعالیٰ نے حضرت اقدس کی دعا سے دونوں ماں بیٹے کی جان از سر نو بخشی-** (''عسل مصفی'' طبع اول ص 793)

حضرت مفتی محمد صادق صاحب (-) بیان کرتے ہیں:

''حضرت مولوی عبدالکریم صاحب کا ایک دستی خط جو اسی نوٹ بک پر انہوں نے غالباً لاہور کے احمدی احباب کے نام پنسل سے لکھا تھا وہ یہ تھا:

السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ- میں کئی روز بہت بیمار رہا صحت خراب ہوگئی ہے- تین روز ہوئے بشیر محمود کو سخت بخار ہوا- فرمایا: میں نے دعا کرنے کا ارادہ کیا تو میرے دل میں آیا کہ آپ (مجھے مخاطب کر کے فرمایا) بیمار ہیں اور مولوی نورالدین صاحب بھی بیمار ہیں- پھر تینوں کے لئے دعا کی- الہام ہوا "للاتباع والاولاد" یعنی تیری اولاد اور تیرے پیروؤں کے حق میں تیری دعا سنی گئی"- (ذکر حبیب مصنفہ حضرت مفتی محمد صادق صاحب ص 228)

اور اس طرح وہ تینوں اللہ تعالیٰ کے فضل سے شفایاب ہوئے-

حضرت مفتی محمد صادق صاحب (-) بیان کرتے ہیں:

"شیخ نور احمد صاحب ڈاکٹر کا بیٹا سخت بیمار ہوگیا- ام الصبیان کا دورہ ہوگیا- حالت یاس کی پیدا ہوگئی- حضرت نے دعا کی الہام ہوا ''ان اللہ ذوالمنن'' -لڑکا اچھا ہوگیا- شیخ صاحب کو مبارکباد دے دیں- برادران ایسا رحیم' دعا گو اور شفیع دنیا میں کوئی اور بھی ہے؟ مبارک ہے وہ جو اس کے فتراک سے وابستہ ہو"- (ذکر حبیب مصنفہ حضرت مفتی محمد صادق صاحب ص 238)

کاٹھی کے پیچھے جو ایک فیتہ ہوتا ہے جس میں شکار لٹکایا جاتا ہے اس کو فتراک کہتے ہیں-

روایت میاں میراں بخش صاحب ولد میاں رسول بخش صاحب سیالکوٹ: ہم جلسہ پر قادیان گئے تھے وہاں جا کر بیعت کی- حضور فرمایا کرتے تھے کہ یہاں بار بار آیا کرو- یہ مسیح کا زمانہ ہے جس کی لوگ انتظار کرتے تھے- یہ پھر ہاتھ نہیں آئے گا-

ایک دفعہ میں سخت بیمار ہوگیا تھا یہاں تک کہ صرف پنجر رہ گیا تھا- میں نے حضور کی خدمت میں دعا کے لئے لکھا- حضور کی طرف سے جواب آیا کہ دعا کی گئی اللہ تعالیٰ شفا دے گا- اس کے بعد میں خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھا ہوگیا- حالانکہ بڑے بڑے لائق حکیم لاعلاج سمجھ چکے تھے اور علاج بند کر دیا تھا- (رجسٹر روایات نمبر 10 ص 158)

ایک روایت حضرت چوہدری احمد دین صاحب وکیل گجرات کی ہے:

''میاں غلام محمد صاحب کو ایک عصبی درد اٹھا کرتا تھا جو سر سے ہو کر آنکھ کے پاس سے گزرتا ہوا بعض ڈاڑھوں سے ہو کر ٹھوڑی تک پہنچتا تھا اور درد کے وقت ان کی حالت یہ ہو جاتی تھی کہ اپنے دونوں ہاتھوں سے وہ سر اور آنکھ اور ٹھوڑی کو بوجہ شدت تکلیف کے دبا کر گردن کو نیچے جھکا لیتے تھے اور دیکھنے والوں کو ایسا معلوم ہوتا تھا کہ اس کو نہایت ہی سخت تکلیف ہے- چنانچہ انہوں نے اپنی اس بیماری کا کئی جگہ سے علاج کرایا- جہاں جہاں بھی انہوں نے طبیبوں اور ڈاکٹروں سے علاج کرایا کہیں سے بھی افاقہ کی صورت نہ ہو سکی- چنانچہ اس تکلیف میں سالہا سال گزر گئے- انہوں نے اس کے متعلق یہ بھی ذکر کیا کہ اس بیماری کا ڈاکٹروں اور طبیبوں کو کچھ بھی پتہ نہیں لگ سکا کہ یہ کیا بیماری ہے اور اس کا سبب کیا ہے؟ آخر ایک دن میں نے انہیں کہا کہ اگر آپ قادیان چلیں تو وہاں حضرت مولانا نورالدین صاحب سے بھی علاج کروا کر دیکھیں- شاید فائدہ ہو جائے اور حضرت اقدس سے بھی دعا کرائیں- چنانچہ وہ قادیان میں گئے- میں وہاں موجود تھا- وہ کچھ عرصہ تک حضرت مولوی صاحب سے دوائی لے کر استعمال کرتے رہے لیکن ان کو کچھ افاقہ نہ ہوا- ایک دن میں نے ایک پنجابی نظم لکھ کر جو میاں غلام محمد صاحب کی طرف سے تھی اور بغرض درخواست دعا تھی حضرت مسیح موعود (-) کے حضور اس وقت پیش کی جبکہ حضور سیر سے واپس تشریف لائے- اور سیڑھیوں پر چڑھ کر دروازے کے ساتھ کے چھوٹے صحن میں داخل ہوئے جس سے آگے مکان والا دروازہ ہے- جب حضرت اقدس نے دروازے کے اندر دو تین ہی قدم اٹھائے ہوں گے کہ ہم دونوں حضور کے آگے پیش ہو گئے- اور وہ رقعہ درخواست دعا والا پیش کر دیا- اس کا آخری شعر جو میاں غلام محمد کی طرف سے میں نے لکھا تھا وہ اب تک مجھے یاد ہے اور میاں غلام محمد صاحب مرحوم بھی زندگی بھر اس شعر کو پڑھا کرتے تھے- وہ شعر یہ ہے

نام غلام محمد میرا میں تیریاں وچ غلاماں
بھر کے نظر کرم دی میں ول تکیں پاک اماما

اس شعر کو پڑھ کر حضور نے ان کی طرف مخاطب کر کے فرمایا- آپ کا نام غلام محمد ہے؟ پھر میری طرف توجہ فرما کر فرمایا کہ یہ نظم آپ نے لکھی ہے؟ میں نے عرض کیا حضور میں نے ہی لکھی ہے- **حضور نے میاں غلام محمد کی طرف اچھی طرح سے بنظر شفقت دیکھا اور فرمایا کہ ہم دعا کریں گے- اس کے بعد ہم نیچے اتر آئے اور غلام محمد کو اسی وقت سے افاقہ ہو گیا اور اس کی تکلیف رفع دفع ہو گئی** اور پھر عرصہ دراز تک اس تکلیف نے عود نہ کیا- یہ مسیحائی اعجاز بھی حضرت مسیح موعود (-) کے نشانہائے برکت و صداقت سے ہے-

(رجسٹر روایات نمبر 10 ص 72' 73)

حضرت مولانا جلال الدین صاحب شمس نے اپنے ایک مضمون میں حضرت اقدس مسیح موعود (-) کے اعجازی شفا کے واقعات بیان کرتے ہوئے لکھا کہ:-

آج دمشق میں سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ میری والدہ صاحبہ سیدہ بیگم کی بیعت کا باعث یہ ہوا کہ والد صاحب نے پہلے پوشیدہ طور پر بیعت کی ہوئی تھی اور کسی کو اپنی بیعت کی خبر نہیں دی- انہی ایام میں جبکہ وہ بیعت کر کے آئے ہوئے تھے- والدہ صاحبہ مرض سل سے بیمار تھیں اور پانچ چھ مہینے کے اندر آپ کی حالت دگرگوں ہوگئی تھی-

یاد رکھیں اس زمانہ میں سل کا کوئی علاج نہیں ہوا کرتا تھا- آج کل تو کئی دوائیں ایجاد ہو چکی ہیں لیکن اس زمانے میں کوئی علاج نہیں تھا-

آخری رات مایوسی کی وہ تھی جبکہ والد صاحب سیالکوٹ کسی شہادت پر گئے ہوئے تھے اور والدہ صاحبہ بیماری سے اس قدر لاچار ہوگئیں کہ چارپائی سے اٹھنا بھی محال تھا- اور مجھے یاد ہے کہ ایک رات جبکہ ہم سمجھتے تھے کہ آج آخری رات ہے- ہم سب بہن بھائی چارپائی کے اردگرد کھڑے رو رہے تھے- جب گیارہ بارہ بجے کے قریب میں سونے کے کمرے میں گیا تو مجھے یقین تھا کہ صبح والدہ صاحبہ کو زندہ نہیں پائیں گے- جب صبح ہوئی تو میں حضرت والدہ صاحبہ کے پاس گیا تو آپ کو اطمینان کی حالت میں پایا- دیکھ کر ہمیں نہایت ہی تعجب ہوا کہ وہ بخار ہے نہ کھانسی ہے نہ بلغم ہے- آپ نے ہم کو دیکھ کر فرمایا کہ **مجھے یقین ہو گیا ہے کہ میں صحت یاب ہو جاؤں گی اور اس بیماری سے فوت نہیں ہوں گی- اور اس پر اپنا اس رات کا خواب سنایا کہ میں نے آج رات حضرت مسیح موعود کو دیکھا ہے** کہ بہت سی مخلوقات ہے اور سب

طرف لوگ کہہ رہے ہیں کہ حضرت مہدی تشریف لے آئے- اتنے میں کیا دیکھتی ہوں کہ ایک شخص کثیر التعداد آدمیوں کے ساتھ چلے آرہے ہیں اور ان کے اوپر دو شخصوں نے دائیں بائیں سے چتر تانا ہوا ہے- والدہ صاحبہ نے یہ سن کر کہ یہ مہدی ہیں اپنی انگلی سے ان کو مخاطب کرتے ہوئے اپنے سینے کی طرف اشارہ کیا کہ اگر آپ مہدی موعود ہیں تو میرے لئے دعا کریں کہ میں شفا پا جاؤں- اس پر حضرت مہدی نے ایک آبخورہ میں پانی دم کر کے ایک چھوٹے سے بچے کے ہاتھ بھیجا اور کہا کہ یہ پی لو شفا ہو جائے گی اور یہ شفا اس بات کی علامت ہوگی کہ جس کا انتظار کیا جاتا ہے' وہ آ گیا ہے- فرمانے لگے کہ اس خواب کے بعد جب میری آنکھ کھلی ہے تو تمام بیماری کے آثار میں تخفیف پاتی ہوں اور اس وقت سے چند ہفتے کے اندر ہی آپ کو شفا ہوگئی- وہ دن جب باہر نکل کر چلی ہیں' ہمارے لئے عید کا دن تھا-

والد صاحب کو جب انہوں نے اپنا خواب سنایا تو والد صاحب نے کہا کہ وہ مہدی فی الحقیقت آ گئے ہیں اور اسی وقت ایک رقعہ میں یہ خواب لکھ کر ایک میرے ماموں زاد بھائی کے ہاتھ قادیان کی طرف بھیج دیا- چنانچہ حضور نے دعا کی اور والد صاحب کو لکھ بھیجا کہ میں نے دعا کی ہے انشاءاللہ شفا ہو جائے گی-

حضرت والدہ صاحبہ نے اس خط میں ہی اپنی بیعت کر لی تھی- شفا ہونے کے بعد خواب میں حضرت مسیح موعود کو دوبارہ دیکھا- (الحکم 28 جولائی 1938ء)

روایت حضرت مولوی غلام نبی صاحب سابق مدرس مدرسہ احمدیہ:

''جب کہ قادیان میں طاعون پڑی- میں بھی بموجب حکم اپنی بیمار بیوی کو باہر لے گیا تھا- اور بیوی ایسی بیمار ہوئی کہ اس کی زندگی صرف چھاتی کے سانس سے معلوم ہوتی تھی- باقی دھڑ مردہ ہو چکا تھا- بازار میں سوم راج' بھگت راج اور اچھر ملے جنہوں نے شبھ چنتک اخبار نکالا تھا- اور پوچھا کہ کہاں جا رہے ہو- میں نے کہا میری بیوی طاعون سے بیمار ہے تو حضرت مسیح موعود (-) کا مذاق سے ذکر کرتے ہوئے کہا کہ اس نے تو لکھا ہے کہ میں نے کشتی بنائی ہے تم اس میں کیوں نہ بیٹھ گئے- میں نے کہا کہ ہم تو کشتی میں ہی بیٹھے ہیں مگر تم وہ مٹیرے بناؤ جو نوح کے وقت مخالفوں نے بنائے تھے اور ان میں بیٹھنے والے غرق ہوئے- سو جب حضور سے بیماری کا ذکر کیا تو حضور نے مجھے سیڑھیوں میں ٹھہرنے کا حکم دیا اور فرمایا کہ تم بیماری والے گھر سے آئے ہو- میں نے حضور سے بھگت رام وغیرہ کی بات کا ذکر کیا- حضور نے فرمایا **مردے زندہ کرتا تھا لیکن وہ حقیقی مردے نہ ہوتے تھے- وہ اسی قسم کے تھے جو اس وقت ہماری جماعت میں ہیں- ایک ٹھیکیدار کی بیوی اور دوسرے محمد دین-** (ماسٹر محمد دین جو اس وقت طالب علم تھے اور آجکل 1933ء میں ہیڈ ماسٹر ہائی سکول ہیں) جب میں دوا لے کر آیا تو اس وقت بیوی بے ہوش تھی- اس بے ہوشی میں دو بجے تک رہی اور حضور نے دوا دیتے وقت فرمایا کہ ہم بھی دعا کرتے ہیں تم بھی دعا کرو- دوائی سفید رنگ کی مسور کے دانوں کے برابر تھی- دو بجے رات کو مجھے آواز آئی کہ ''خطرہ نہ کرو'' اور بیوی نے ہوش میں آ کر کہا ''جی مجھے پانی دو''- میں نے دوائی بید مشک کے عرق کے ساتھ بیوی کو کھلا دی- قریباً تین بجے ہوں گے جبکہ بیوی نے کہا کہ مجھے اٹھاؤ- جب بٹھایا اور میں نے گھر میں ہی نماز پڑھی اور قرآن شریف لے کر نکلا تھا کہ آواز آئی کہ ٹھیکیدار باہر آؤ- سوم راج' اچھر اور ملاوامل کا نواسہ مر گئے ہیں ان کو جلانے کے لئے لکڑی دو- (رجسٹر روایات نمبر 10 ص 284' 285)

روایت حضرت میاں رحمت اللہ صاحب سکنہ طغل والہ حال ریتی چھلہ قادیان:-

''میری چھوٹی ہمشیرہ کو طاعون ہوگئی جو کہ اس وقت خدا تعالیٰ کے فضل سے زندہ موجود ہے- دو دن بالکل بول نہ سکی- تیسرے یوم کچھ ہوش آیا- اشارہ سے کہا کہ مجھے خواب آیا ہے مسیح موعود (-) ہمارے گھر میں آئے ہیں- میرے بدن پر پھونک ماری ہے- میں اسی وقت قادیان پہنچ گیا- سارا حال حضرت کو سنایا- حضور نے فرمایا کہ بس اللہ تعالیٰ نے فضل کر دیا- گھبرانے کی بات نہیں- مجھے ہدایت فرمائی کہ طغل والہ سے کھوان دنوں میں قادیان نہ آویں اور میں آپ کے لئے اور آپ کے گھر کے لئے دعا کروں گا- دعا کے لئے ہدایت فرمائی- (رجسٹر روایات نمبر 8)

روایت حضرت میاں گوہر دین صاحب ولد میاں بھاگو قادر آباد (نواں پنڈ) متصل قادیان:-

مرزا سلطان احمد کی بستی میں ایک نوجوان کو طاعون کی مرض ہوئی- تب خاکسار نے حضرت مسیح موعود (-) کے حضور میں آ کر عرض کی کہ حضور ہمارے گاؤں میں طاعون آ گئی ہے- حضور نے فرمایا کہ جا کر چھت پر کھڑے ہو کر یہ اعلان کر دو کہ لوگو! تین گھنٹہ کے اندر اندر میرے ساتھ ایک مہینہ کی رسد لے کر اور اپنا تمام سامان وغیرہ لے کر گاؤں سے باہر جا کر ڈیرہ لگانے کے لئے جو میرے ساتھ آئے گا وہ تو میرے ساتھ رہے گا اور جو اس کے بعد آئے گا اس کو ہرگز پاس نہ رہنے دینا- چنانچہ میں نے ایسا ہی کیا اور میرے ساتھ کل ایک گھر سے آدمی شریک ہوئے اور باقی لوگوں نے ضد کی- آخر وہ بھی چند دنوں کے بعد گاؤں سے باہر رہائش اختیار کرنے کے لئے نکلے تو میں نے کسی کو بھی پاس نہ رہنے دیا- انہوں نے علیحدہ ڈیرہ رکھا- **میرے گھر کا اور میرے ساتھ نکلنے والوں کا کوئی آدمی بھی نہیں مرا' نہ بیمار ہوا- باقی گاؤں کا گاؤں ہی قریباً تباہ ہو گیا- کچھ تو مر گئے اور بہت سارے بیمار پڑے تھے- صرف تین آدمی تندرست تھے- میرے کہنے پر انہوں نے خواہش کی کہ ہم حضرت مسیح موعود (-) کے حضور جا کر دعا کراتے ہیں-** چنانچہ میں ان تینوں کو ساتھ لے کر آیا اور حضور کو (بیت) اقصیٰ کی سیڑھیوں پر ملا اور ان شخصوں کا ذکر کیا- حضور نے ان تینوں شخصوں کو اپنے پاس بلوایا اور ان سے فرمایا کہ میں اب تو دعا کرتا ہوں اور انشاءاللہ خدا تعالیٰ قبول فرمائے گا' پر سچے دل سے (احمدی) ہو جاؤ تا کہ اس عذاب سے بچ جاؤ- اس کے بعد وہ خود محفوظ رہ گئے اور ان کے گھر کے آدمی جو بیمار پڑے تھے بغیر کسی دوائی کے اسی دن سے ہی تندرست ہونے شروع ہو گئے''- (رجسٹر روایات نمبر 8)

روایت حضرت چوہدری فضل محمد صاحب (-) دکاندار ہرسیاں والے مہاجر قادیان:

ایک دفعہ حضور سیر کے واسطے باہر گئے اور میں بھی ساتھ تھا- جب واپس تشریف لائے اور اندر گھر میں داخل ہونے لگے تو میں نے جھٹ آگے ہو کر عرض کی کہ حضور میں نے سنا ہے کہ پہلے زمانہ میں بزرگ اگر کسی کو کچھ تکلیف ہوتی تھی تو اس پر وہ اپنے منہ کی لعاب لگا دیا کرتے تھے تو اس کو شفا ہو جاتی تھی- میری آنکھوں پر ہمیشہ پھنسیاں نکلتی رہتی ہیں- **اس پر حضور مسکرا پڑے اور کچھ پڑھ کر آنکھوں پر دم کیا- اس روز سے آج تک پینتیس برس گزر گئے میری آنکھ پر کبھی پھنسی نہیں ہوئی بلکہ میری آنکھیں اللہ تعالیٰ کے فضل سے کبھی دکھنے ہی نہیں آئیں' الحمدللہ-** (رجسٹر روایات نمبر 14)

آپ مزید بیان فرماتے ہیں:

''میں نے دیکھا کہ حضور میری طرف متوجہ ہیں تو میں نے موقعہ پا کر عرض کی کہ حضور میری بائیں ران پر ایک گلٹی ہے اور بہت مدت سے ہے- مجھے ڈر ہے کہ یہ کسی وقت تکلیف نہ دے- **اس وقت حضور کی زبان مبارک سے نکلا تکلیف نہیں دے گی آرام آجائے گا'** - اس پر ایک دوائی کا نام لیا جو مجھے یاد نہ رہا- اس کے کچھ دن

بعد اس گلٹی میں درد ہونی شروع ہوئی۔ مجھے خیال آیا کہ حضور نے جو دوائی بتلائی تھی اس کا نام بھول گیا ہوں۔ حیران تھا کہ کیا کروں۔ اتنے میں دو تین دن کے بعد وہ گلٹی اوپر سے کھل گئی اور پھٹ کر باہر نکل آئی اور دو تین دن کے بعد زخم صاف ہو گیا"۔ (رجسٹر روایات نمبر 14)

حضرت شیخ محمد حسین صاحب (-) ولد غلام رسول صاحب پنشنر سب جج اسلامیہ پارک لاہور بیان کرتے ہیں:

"میری بیعت 1901ء یا 1902ء کی ہے۔ میں نے حضور کو بیعت سے پہلے بھی دیکھا اور بیعت کے بعد آپ کی زیارت کرتا رہا۔ آپ کے جنازہ پر بھی موجود تھا۔ حالات درج ذیل ہیں۔

ایک دفعہ حضور اقدس غالباً جنوری کا مہینہ تھا۔ سن یاد نہیں۔ میاں چراغ الدین صاحب (-) ولد میاں محمد حسین صاحب (-) مرحوم عیسیٰ کے مکان پر رات کے وقت ٹھہرے ہوئے تھے۔ رات دس بجے کے قریب کا وقت تھا۔ اس سال بارش نہیں ہوئی تھی۔ حاضرین میں سے کسی نے کہا کہ حضور دعا کریں کہ بارش ہو کیونکہ بارش کے نہ ہونے کی وجہ سے قحط کے آثار نظر آ رہے ہیں۔ حضور نے دعا کی نہ کوئی جواب دیا اور باتیں ہوتی رہیں۔ پھر اسی نے یا کسی اور نے بارش کے لئے دعا کو کہا مگر پھر بھی حضور نے کوئی توجہ نہ کی۔ کچھ دیر کے بعد پھر تیسری دفعہ پھر کسی نے دعا کے لئے کہا تو حضور نے ہاتھ اٹھائے۔ اس وقت چاند کی روشنی ہو رہی تھی اور آسمان بالکل صاف تھا بادل کا نام نشان نہ تھا۔ یونہی کہ **حضور نے دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے ایک چھوٹی سی بدلی نمودار ہوئی اور بارش کی بوندیں پڑنی شروع ہو گئیں۔ ادھر حضور نے دعا ختم کی بارش بند ہو گئی۔** بارش صرف چند منٹ ہی ہوئی اور آسمان صاف ہو گیا۔ یہ واقعہ میری موجودگی میں ہوا"۔

(روایت حضرت شیخ محمد حسین صاحب رجسٹر روایات نمبر 1 ص 162)

یہ جو بارش کا واقعہ انہوں نے بیان فرمایا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی تقدیر میں اس وقت سب پر موسلا دھار بارش مقدر نہیں تھی۔ صرف ان کو یہ دکھانے کے لئے کہ دعا قبول ہو جاتی ہے یہ معجزہ دکھایا گیا۔

حضرت محمد علی صاحب (-) ولد حسین بخش صاحب آف لاہور بیان کرتے ہیں:

"جن دنوں میں حضور کے دست مبارک پر میں نے بیعت کی ان دنوں میں میں تھیئٹریکل کمپنی میں ملازم تھا۔ بیعت کے چند روز کے بعد میں نے حضور سے عرض کی کہ حضور مجھے اس ملازمت سے کراہت سی پیدا ہو گئی ہے اسلئے میرا ارادہ ملازمت چھوڑنے کا ہے۔ فرمایا ہرگز نہ چھوڑنا۔ روزگار منجانب اللہ ہوتا ہے۔ آپ کے لئے دعا کی جائے گی۔ حضور کی استجابت دعا کا یہ حال تھا کہ تھوڑے عرصہ کے بعد مجھے تھیئٹر سے پرنٹنگ پریس میں بدل دیا گیا۔ کیونکہ خاکسار کمپوزیٹر کے کام سے واقف تھا۔ اور تھیئٹر بھی سرکاری تھا اور پریس بھی سرکاری۔ یہ واقعہ ریاست جموں کا ہے۔"

(روایت حضرت محمد علی صاحب رجسٹر روایات نمبر 1 ص 157)

حضرت نور محمد صاحب (-) ولد صالح محمد صاحب کھوکھر امیر پور ضلع ملتان بیان کرتے ہیں:

"ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حاجی محمد کملانہ پر قتل کا مقدمہ بن گیا۔ حاجی محمد صاحب نے میرے بھائی کو حضور کی خدمت کے لئے روانہ کیا۔ اور یہ بھی کہا کہ جب تک حضور آپ کو رخصت نہ کریں اس وقت تک وہیں رہیں۔ اور ہر روز دعا کی درخواست کرتے رہیں۔ میرا بھائی ایک ماہ سے زائد دن قادیان رہا اور روزانہ دعا کی درخواست کرتا رہا۔ جس دن حاجی محمد کملانہ سکنہ بستی وریام ضلع جھنگ مقدمہ سے بری ہوا اسی روز حضور نے میرے بھائی کو اجازت فرمائی اور وہ حاجی محمد صاحب کے بری ہونے کے دن قادیان سے رخصت ہو کر روانہ ہوئے۔ یہ ہے حضور کی دعاؤں کا نتیجہ اور حضور کی باطنی صفائی کہ ایک ماہ سے زائد میرا بھائی قادیان رہا مگر حضور نے حاجی محمد صاحب کے بری ہونے کے روز تک رخصت نہ فرمایا"۔

(روایت حضرت نور محمد صاحب رجسٹر روایات نمبر 1 ص 150-151)

حضرت حکیم اللہ دتہ صاحب (-) ولد نظام الدین صاحب بیان کرتے ہیں:

"میر عابد علی شاہ صاحب (-) جو بدوملہی کے رہنے والے تھے انہوں نے بیان کیا کہ حضور لاہور تشریف لے گئے تھے۔ میرا ایک دوست جس کا نام سرفراز خان تھا اس نے کہا کہ تمہارا جو مسیح ہے ان کے پاس میرے لئے دعا کی درخواست کرنا کہ خدا تعالیٰ مجھ کو ہدایت دے۔ حضور اس وقت لاہور میں تھے اور ٹہل رہے تھے تو میں نے عرض کیا کہ سرفراز خان کے لئے دعا کی جاوے۔ حضور نے اسی وقت ہاتھ اٹھا کر دعا کی۔ جس وقت حضور نے دعا کی اسی وقت اس نے بیعت کے لئے خط ڈال دیا۔ میر عابد علی شاہ صاحب (-) جب اپنے گاؤں کو گئے تو کہا کہ میں نے تیرے لئے حضور کی خدمت میں دعا کی درخواست کی تھی۔ سرفراز خان نے کہا کہ میں نے گھڑی رکھ کر خط بیعت لکھا تھا اور شاہ صاحب نے کہا کہ عین اسی وقت حضرت مسیح موعود (-) نے تیرے لئے دعا فرمائی تھی"۔ (روایت حضرت حکیم اللہ دتہ صاحب رجسٹر روایات نمبر 1 ص 104-105)

مولوی رحیم بخش صاحب ایم۔ اے نے کہا کہ: "میرا دادا جسے لوگ عام طور پر خلیفہ کہتے تھے حضرت مسیح موعود (-) کا سخت مخالف تھا اور آپ کے حق میں بہت بدزبانی کیا کرتا تھا۔ اور والد صاحب کو بہت تنگ کیا کرتا تھا۔ والد صاحب نے اس سے تنگ آ کر حضرت مسیح موعود (-) کو دعا کے لئے خط لکھا۔ **حضرت مسیح موعود کا جواب گیا کہ ہم نے دعا کی ہے۔ والد صاحب نے یہ خط تمام محلہ والوں کو دکھا دیا اور کہا کہ حضرت صاحب نے دعا کی ہے اب دیکھ لینا خلیفہ گالیاں نہیں دے گا۔** دوسرے تیسرے دن جمعہ تھا۔ ہمارا دادا حسب دستور غیر از جماعت کے ساتھ جمعہ پڑھنے گیا مگر وہاں سے واپس آ کر غیر معمولی طور پر حضرت مسیح موعود (-) کے متعلق خاموش رہا۔ حالانکہ اس کی عادت تھی کہ جمعہ کی نماز پڑھ کر گھر آنے کے بعد خصوصاً گالیاں دیا کرتا تھا۔ لوگوں نے اس سے پوچھا کہ تم آج مرزا صاحب کے متعلق خاموش کیوں ہو؟ اس نے کہا کسی کے متعلق بدزبانی کرنے سے کیا حاصل ہے اور مولوی نے تو آج جمعہ میں وعظ کیا ہے کہ کوئی شخص اپنی جگہ کیسا ہی برا ہو ہمیں بدزبانی نہیں کرنی چاہئے۔ لوگوں نے کہا اچھا یہ بات ہے؟ ہمیشہ تو تم گالیاں دیتے تھے اور آج تمہارا یہ خیال ہو گیا ہے۔ **بلکہ اصل میں بات یہ ہے کہ بابو (میرے والد صاحب کو لوگ بابو کہا کرتے تھے) کل ہی ایک خط دکھا رہا تھا کہ قادیان سے آیا ہے اور کہتا تھا کہ اب خلیفہ گالی نہیں دے گا۔** مولوی رحیم بخش صاحب کہتے ہیں کہ اس کے بعد باوجود کئی دفعہ مخالفوں کے بھڑکانے کے میرے دادا نے کبھی حضرت مسیح موعود (-) کے متعلق بدزبانی نہیں کی اور کبھی میرے والد صاحب کو احمدیت کی وجہ سے تنگ نہیں کیا"۔ (سیرت المہدی حصہ اول ص 65 روایت نمبر 80)

ایک اور واقعہ: "ایک دفعہ جبکہ حضرت مسیح موعود (-) چہل قدمی سے واپس آ کر اپنے مکان میں داخل ہو رہے تھے کسی سائل نے دور سے سوال کیا مگر اس وقت ملنے والوں کی آوازوں میں اس سائل کی آواز گم ہو کر رہ گئی اور حضرت مسیح موعود (-) اندر چلے گئے۔ مگر تھوڑی دیر کے بعد جب لوگوں کی آوازوں سے دور ہو جانے کی وجہ سے حضرت مسیح موعود کے کانوں میں اس سائل کی دکھ بھری آواز کی گونج اٹھی تو آپ نے باہر آ کر پوچھا کہ ایک سائل نے سوال کیا تھا وہ کہاں ہے؟ لوگوں نے عرض کیا کہ حضرت وہ تو اسی وقت یہاں سے چلا گیا تھا۔ اس کے بعد آپ اندرون خانہ تشریف لے گئے مگر دل بے چین تھا۔ تھوڑی دیر کے بعد دروازہ پر اسی سائل کی پھر آواز آئی اور

آپ لپک کر باہر آئے اور اس کے ہاتھ پر کچھ رقم رکھ دی اور ساتھ ہی فرمایا کہ **میری طبیعت اس سائل کی وجہ سے بے چین تھی اور میں نے دعا بھی کی تھی کہ خدا اسے واپس لائے**"۔ (سیرت طیبہ از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ص 72، 73)

روایت حضرت ملک برکت علی صاحب ولد ملک وزیر بخش صاحب:

"ایک دفعہ جب کہ میں بھوچرا بنگلہ نہر لوئر جہلم ضلع سرگودھا میں تھا کہ ایک سب ڈویژنل افسر مسٹر ہاورڈ میرے خلاف ہوگیا۔ میں نے حضرت اقدس کی خدمت میں دعا کے لئے درخواست کی۔ حضور کی طرف سے ایک کارڈ پر جواب آیا کہ "دعا کی ہے اللہ تعالیٰ رحم کرے گا۔" اتفاق سے یہ خط ایک شخص پر سرام کے ہاتھ آگیا اور اس نے پڑھ لیا۔ اس نے مجھے آکر کہا کہ مقدمہ آپ کے حق میں ہوگیا ہے اور آپ بری ہوگئے ہیں۔ میں حیران ہوا اور پوچھا کہ آپ کو کیسے علم ہوا۔ اس نے وہ کارڈ مجھے دیا اور کہا اس پر لکھا ہوا ہے۔ میں نے اسے پڑھا اور کہا یہاں تو یہ نہیں لکھا کہ آپ بری ہوگئے ہیں۔ وہ بولا کہ **اتنے بڑے خدا کے بندے نے آپ کے لئے دعا کی ہے بھلا اب کیسے ہوسکتا ہے کہ آپ بری نہ ہوں**۔ چنانچہ اس خط کے مطابق تھوڑے ہی عرصہ کے بعد میں بری ہوگیا اور باوجود اس بات کے کہ میں کلرک تھا اور جھگڑا ایک انگریز سب ڈویژنل افسر کے ساتھ تھا مگر اس مقدمہ کی تفتیش کیلئے سپرنٹنڈنٹ اور چیف انجینئر مسٹر بینٹسن تک آئے اور خوب اچھی طرح سے انکوائری کی اور مجھے بری کیا۔ (رجسٹر روایات نمبر 10 ص 58، 59)

روایت حضرت ڈاکٹر عطر دین صاحب (-) عرض کرتے

ہیں میں نے حضور کی خدمت میں دعا کیلئے عرض کیا۔ حضور نے فرمایا تین دفعہ ربنا آتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الاخرۃ حسنۃ پڑھ لیں۔ پھر اندر جاکر امتحان دے دینا۔ چنانچہ ایسا ہی کیا اور خاکسار پاس ہوگیا۔ (رجسٹر روایات نمبر 7 ص 246)

ایک روایت حضرت قاری غلام یٰسین صاحب (-) سکنہ رسول پور ضلع گجرات کی ہے: "جب میں نے بیعت کی تو میں نے محمد حیات کو چونکہ میرا دوست تھا کہا کہ میں نے امام مہدی کو مان لیا ہے اور بیعت کرلی ہے تو میرا دوست ہے تو بھی اسے سچا مان اور بیعت کرلے۔ اس نے کہا کہ میں سچا مان لیتا ہوں **مگر شرط یہ ہے کہ اگر وہ سچا ہے تو جو مقدمہ فوجداری مجھ پر دائر ہے اس مقدمہ میں مجھے کوئی نہ پوچھے تو میں بیعت کرلوں گا**۔ غلام قادر نے کہا ایسا کرنا تو مناسب نہیں البتہ ہم حضرت صاحب کو دعا کے لئے خط لکھتے ہیں۔ اس نے کہا خط لکھو یا نہ لکھو میری شرط یہی ہے کہ مجھے کوئی نہ پوچھے۔ خیر غلام قادر نے دعا کے لئے خط لکھ دیا۔ اس پر مقدمہ اس لئے تھا کہ ایک بیوہ سے اس نے نکاح کیا اور اب بیوہ کے دیور نے اس پر اغوا کا جھوٹا مقدمہ دائر کیا ہوا تھا اور وارنٹ کی تعمیل ہوکر تاریخ مقرر تھی۔ اس پر حیات نے کہا کہ اگر امام مہدی سچا ہے تو مجھے کوئی نہ پوچھے۔ اور غلام قادر اس شرط کو نامناسب خیال کرتا تھا۔ اس نے دعا کے لئے خط لکھا۔ جب تاریخ پر حاضر ہوئے تو مدعی بھی موجود تھا۔ لیکن بلاوا نہیں ہوا۔ آخر کچہری برخواست ہوگئی اور حیات گھر آگیا اور غلام قادر کو کہا کہ یقیناً امام مہدی سچا ہے اور میں نے مان لیا ہے میری بیعت کا خط فوراً ہی لکھ دو۔ چنانچہ اس نے بیعت کا خط لکھ دیا۔ حیات خوشی میں آکر گلیوں میں پھرتا اور لوگوں کو کہتا امام مہدی آگیا ہے مان لو۔ میں نے مان لیا ہے۔ میں نے شرط رکھی تھی کہ اگر وہ سچا ہے تو مجھے مقدمہ میں کوئی نہ پوچھے۔ سو میں تاریخ پر گیا ہوں مگر مجھے کسی نے نہیں پوچھا۔ وہ بڑا خوش تھا اور لوگوں کو کہتا تھا کہ لوگو بیعت کرلو۔ امام مہدی جس کی انتظار کرتے تھے آگیا۔ لوگ حیران تھے کہ اس کو کیوں نہیں پوچھا گیا۔ آخر مدعی نے پڑتال کی کہ میری مسل کہاں ہے۔ سررشتہ دار وغیرہ نے بہت پڑتال کی مسل دفتر میں کوئی نہ تھی۔ مدعی نے ازسرنو پھر دعویٰ کیا اور پھر وارنٹ کی تعمیل ہوکر تاریخ مقرر ہوئی۔ اب گاؤں والوں کا داؤ چل گیا اور لوگ تمسخر پر تمسخر اڑاتے اور کہتے اب تمہارے مرزے کو دیکھتے ہیں۔ وہ کہتا وہ یقیناً سچا ہے۔ میں نے دل سے مان لیا ہے۔ اور مجھے یقین ہے کہ اب بھی مجھے کوئی نہ پوچھے گا۔ آخر پھر تاریخ مقررہ پر حاضر ہوئے اور تماش بین بھی ساتھ گئے۔ عدالت کی طرف سے مدعی کو بلاوا ہوا مدعی حاضر نہ تھا۔ دو تین دفعہ بلاوا ہوا۔ کوئی نہ بولا اور حیات تو موجود تھا۔ آخر کچہری برخواست ہونے پر حیات گھر آگیا اور پھر لوگوں کو شرمندہ کرتا تھا اور کہتا تھا دیکھو اب بھی مجھے کسی نے نہیں پوچھا۔ اب بھی تم کو کچھ شک باقی رہ گیا ہے۔ غرض غلام قادر اور حیات نے سوچا کہ معلوم تو کریں مدعی کیوں حاضر نہیں ہوا۔ مدعی کا گاؤں فاصلہ پر تھا اور ان دنوں طاعون کا زور تھا۔ **دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ تاریخ کے روز وہ طاعون سے مر گیا تھا**"۔ (رجسٹر روایات نمبر 8 ص 243، 245)

اللہ تعالیٰ اس زمانے کے (-) کو عقل دے۔ اتنے عظیم الشان واقعات ہیں حضرت مسیح موعود (-) کے کہ پے بہ پے قبولیت دعا کے اتنے نمونے ملتے ہیں کہ عقل دنگ رہ جاتی ہے۔

آخر پر حضرت مسیح موعود (-) کی دعا کے متعلق ایک تحریر پیش کرتا ہوں:

"**دعا کرنے والوں کو خدا معجزہ دکھائے گا اور مانگنے والوں کو ایک خارق عادت نعمت دی جائے گی۔ دعا خدا سے آتی ہے اور خدا کی طرف ہی جاتی ہے**۔ دعا سے خدا ایسا نزدیک ہوجاتا ہے جیسا کہ تمہاری جان تم سے نزدیک ہے۔ دعا کی پہلی نعمت یہ ہے کہ انسان میں پاک تبدیلی پیدا ہوتی ہے۔ پھر اس تبدیلی سے خدا بھی اپنی صفات میں تبدیلی کرتا ہے اور اس کے صفات غیر متبدل ہیں مگر تبدیلی یافتہ کے لئے اس کی ایک الگ تجلی ہے جس کو دنیا نہیں جانتی۔ گویا وہ اور خدا ہے حالانکہ اور کوئی خدا نہیں۔ مگر نئی تجلی نئے رنگ میں اس کو ظاہر کرتی ہے۔ تب اس خاص تجلی کے شان میں اس تبدیل یافتہ کے لئے وہ کام کرتا ہے جو دوسروں کے لئے نہیں کرتا۔ یہی وہ خوارق ہے۔

غرض دعا وہ اکسیر ہے جو ایک مشت خاک کو کیمیا کر دیتی ہے اور وہ ایک پانی ہے جو اندرونی غلاظتوں کو دھو دیتا ہے۔ اس دعا کے ساتھ روح پگھلتی ہے اور پانی کی طرح بہہ کر آستانہ حضرت احدیت پر گرتی ہے"۔ (روحانی خزائن جلد 20 ص 223)

(الفضل انٹرنیشنل لندن 3 نومبر 2000ء)

تجھے دنیا میں ہے کس نے پکارا ☆ کہ پھر خالی گیا قسمت کا مارا

.... (درثمین)

CHIPS Deals in: Computer Sale & Service Software Development & Computer Accessories

Computer Hardware interface peripheral & Software

Mirza Munawar Ahmad: Chief Executive

Shama Chowk, 70-Ferozepure Road, Lahore PH:7568926

معجون فلاسفہ

خالص اور اعلیٰ اعصاب کے لئے بہترین ٹانک

مردوں اور عورتوں کے لئے یکساں مفید ہے۔

سردیوں میں اس کا استعمال بہت بہتر ہوتا ہے۔

تیار کردہ ناصر دواخانہ رجسٹرڈ

گولبازار ربوہ فون نمبر 212434-211434

غور طلب بات!

پنجاب بھر میں ہمارا ایک نام اور مقام ہے کیوں؟

پرنٹرز۔ پبلشرز اینڈ جنرل آرڈر سپلائیرز

بہتر کارکردگی میں بس ایک ہی نام

ظفر بک ڈپو سرگودھا۔ ربوہ

آپ کا تعاون مزید سہولیات کا باعث ہوگا

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ محترم یوسف سہیل شوق صاحب اسسٹنٹ ایڈیٹر روزنامہ الفضل گزشتہ ہفتہ سے علیل ہیں۔ فی الحال بہتری کے آثار نہیں ہیں۔ اور فضل عمر ہسپتال کے سرجیکل وارڈ میں داخل ہیں۔

موصوف کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے احباب سے خصوصی درخواست دعا ہے۔

○ مکرم حاجی بشیر احمد صاحب سیکرٹری مال حلقہ دارالصدر شرقی عقب ہسپتال کا مورخہ 2001-1-2 کو مغرب کے وقت کام سے واپس آتے ہوئے ساہیوال روڈ پر رکشہ سے ایکسڈنٹ ہوگیا۔ جس کی وجہ سے شدید چوٹیں آئیں۔ اور فضل عمر ہسپتال میں داخل ہیں۔ دائیں ٹانگ اور ہنسلی کی ہڈی ٹوٹ گئیں۔ اور پیٹ میں شدید چوٹ آئی۔ پیٹ کا فوری آپریشن کرنا پڑا۔ دو دن آئی سی یو وارڈ میں رہنے کے بعد اب سرجیکل وارڈ میں آگئے ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے۔

○ مکرم احمد مصطفیٰ صاحب کارکن خورشید یونانی دواخانہ کی والدہ محترمہ اللہ وسائی صاحبہ پیٹ کے مختلف عوارض میں مبتلا ہیں اور فضل عمر ہسپتال ربوہ میں زیر علاج ہیں۔ آپریشن تجویز ہوا ہے۔ احباب جماعت سے موصوفہ کی کامل شفایابی کے لئے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔

○ محترم عبداللطیف خان صاحب ٹورانٹو کینیڈا حال ربوہ لکھتے ہیں۔ کچھ عرصہ پہلے خاکسار کے بھائی محترم محمود احمد خان صاحب آف ڈیریانوالہ کا بمع فیملی اپنی کار میں ربوہ آتے ہوئے ایکسیڈنٹ ہو گیا تھا۔ جس میں بھائی صاحب کا بایاں بازو فریکچر ہوگیا۔ بھابھی صاحبہ کے منہ پر چوٹیں آئیں اور بھتیجے عزیزم قیصر ندیم احمد خان کا جبڑا تین جگہ سے ٹوٹ گیا۔ پہلے فضل عمر ہسپتال ربوہ میں علاج ہوتا رہا جہاں ہسپتال کی انتظامیہ نے بہت تعاون کیا۔ اس کے بعد کچھ عرصہ لاہور علاج کرانے کے بعد آج کل یہ خاندان ڈیریانوالہ میں مقیم ہے۔ چوٹیں آنے کی وجہ سے کمزوری ہے۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ دعاؤں میں ان احباب کو یاد رکھیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

دورہ نمائندہ الفضل

○ ادارہ الفضل کی طرف سے مکرم منور احمد ججہ صاحب کو بطور نمائندہ الفضل اضلاع ہائے سندھ کے دورہ کے لئے بھجوایا گیا ہے۔

محترم امیر صاحب، مربیان، عہدیداران اور احباب کرام سے تعاون کی درخواست ہے۔

(مینیجر روزنامہ۔ الفضل۔ ربوہ)

بقیہ صفحہ 1

درستہ الحفظ اور نظارت تعلیم کے نوٹس بورڈ پر آویزاں کردی جائے گی۔

تدریس کا آغاز مورخہ 21۔ اپریل بروز ہفتہ سے ہو گا۔ انشاءاللہ تعالیٰ۔

نوٹ:۔ حتمی داخلہ ایک ماہ کی تدریسی کارکردگی پر دیا جائے گا۔

ایڈریس:۔ ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ ربوہ پوسٹ کوڈ 35460 فون 04524-212473

(نظارت تعلیم)

دانت مت نکلوائیے
دانت اکھاڑ پھینکنا، دانت درد کا علاج نہیں، دوائی لگانے اور کھانے سے درد سے آرام آجاتا ہے
شریف ڈینٹل کلینک اقصیٰ روڈ ربوہ فون 213218

البشیرز۔ اب اور بھی سٹائلش ڈیزائننگ کے ساتھ
پیج جیولرز اینڈ بوتیک
ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ۔
فون نمبر 04524-214510
پروپرائٹر: ایم بشیر الحق اینڈ سنز

مکان برائے فوری فروخت
فیکٹری ایریا ربوہ میں 5 مرلے 5 کمرے بجلی سوئی گیس موجود
رابطہ: مبارک احمد طاہر کوارٹر نمبر 24 تحریک جدید ربوہ فون دفتر 212614

بلال فری ہومیوپیتھک ڈسپنسری
زیر سرپرستی۔ محمد اشرف بلال
زیر نگرانی۔ پروفیسر ڈاکٹر سجاد حسن خان
اوقات کار۔ صبح 9 بجے تا شام 4 بجے
وقفہ 12 بجے تا 1 بجے دوپہر۔ ناغہ بروز اتوار
86۔ علامہ اقبال روڈ۔ گڑھی شاہو۔ لاہور

معیاری اور کوالٹی سکرین پرنٹنگ اور ڈیزائننگ
خان نیم پلیٹس
نیم پلیٹس کلاک ڈائلز سٹیکرز شیلڈز
ٹاؤن شپ لاہور فون: 5150862 فیکس: 5123862
ای میل knp_pk@yahoo.com

ہوالشافی
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
ہوالناصر
نئی صدی اور نیا سال مبارک ہو
اوقات 9 تا 5 بجے شام
ناغہ بروز جمعہ
مقبول ہومیوپیتھک فری ڈسپنسری
زیر سرپرستی مقبول احمد خان
مخیر حضرات ہومیوپیتھک فری ڈسپنسری کا قیام کر کے بھی انسانیت کی خدمت کریں
زیر نگرانی ڈاکٹر محمد الیاس شورکوٹی
042-6306163
بس سٹاپ بستان افغاناں۔ تحصیل شکر گڑھ ضلع نارووال

جدید ڈیزائنوں میں اعلیٰ زیورات بنوانے کے لئے ہمارے ہاں تشریف لائیں
نسیم جیولرز
اقصیٰ روڈ ربوہ
فون دکان 212837

لاہور میں احمدی بھائیوں کا اپنا پریس
سلور لنک پرنٹرز
کتب وزٹنگ کارڈ لیٹرپیڈ۔ بروشرز شادی کارڈ۔ کیلنڈرز
کلرفل ڈیزائننگ نیز ہر زبان میں کمپوزنگ کی سہولت موجود
ایڈریس: احسان منزل فسٹ فلور رائل پارک لاہور فون فیکس: 6369887
E-mail: silverlp@hotmail.com

سپیشلسٹ ان نٹ ویئر چلڈرن گارمنٹس

enen GARMENTS
MANUFACTURERS IMPORTERS & EXPORTERS
28-1st Floor, Karim Plaza, Karim Block, Iqbal Town, Lahore - Pakistan. Tel#: 5411846 Fax#: 5411847
E-mail: enen@brain.net.pk

تمام ائیر لائنز کے ٹکٹ خصوصی رعائتی ریٹ پر دستیاب ہیں۔
کمپیوٹرائزڈ ریزرویشن کیلئے ہماری خدمات حاضر ہیں
ملٹی سکائی ٹریولز اینڈ ٹورز پرائیویٹ لمیٹڈ
S.N.C-6 سنٹر بلاک 12/D فضل الحق روڈ بلیو ایریا۔ اسلام آباد
فون 2873030,2873680 فیکس 825111
Email:multisky@isb.pol.com.pk

PRO TECH UPS لگوائیں لوڈشیڈنگ سے نجات پائیں۔ اپنا کمپیوٹر۔ ٹی وی۔ ویڈیو گیم۔ ڈش ریسیور اور دیگر الیکٹرونکس اشیاء بجلی جانے کے بعد بھی استعمال کریں۔
32 اپر فلور چوبرجی سنٹر ملتان روڈ لاہور 7413853
Email:pro_tech_1@yahoo.com

اونچا سننے والوں کے لئے خوشخبری
آلہ سماعت اور ان سے متعلق سامان خریدنے کیلئے اب فیصل آباد یا لاہور جانے کی ضرورت نہیں۔ لاہور اور فیصل آباد کی قیمت پر یہ سہولت ربوہ میں دستیاب ہے آلہ سماعت کے سپیئر پارٹس کی فراہمی اور مرمت کی سہولت بھی موجود ہے۔
رابطہ۔ ڈاکٹر خواجہ وحید احمد
فرحان کلینک گولبازار ربوہ فون 386

گائینو کارڈی ایل
میں پوشیدہ و پیچیدہ امراض نسواں کا مکمل شافی علاج ہے
سرپرست اعلیٰ: ہومیو ڈاکٹر رائے انور احمد مبشر
ہیڈ آفس: زیلاٹ ہومیو فارمیسی احمد نگر ضلع جھنگ فون: 04524-211351

الفضل روم کولر اینڈ گیزر
نیز پرانے کولر اور گیزر ریپئر اور تبدیل بھی کئے جاتے ہیں۔
265/16B-1 کالج روڈ نزد اکبر چوک ٹاؤن شپ لاہور۔ فون 5114822-5118096
برانچ: اقصیٰ روڈ نزد ریلوے پھاٹک ربوہ 212038 P.P

مرغیوں اور حیوانات کی معیاری امپورٹڈ ادویات کا مرکز
گریس فارما (پاک)
79 اپر فلور چوبرجی سنٹر ملتان روڈ لاہور
فون 7419883-84
Email: basit@icpp.icci.org.pk

Screen Printing & Designing,
Nameplates, Stickers, Shields,
Computer Signs, Giveaways
3D Hologram Stickers etc.
GRAPHIC SIGNS
129-C, Rehmanpura, Lhr. Ph: 759 0106,
Email: qaddan@brain.net.pk

CPL No. 61